امیرؔ مینائی

امیرؔ مینائی ۱۸۲۷ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ امیرؔ مینائی کا تعلق مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ مینا سے تھا۔ جو اپنے مورث اعلیٰ کی نسبت سے بڑے دین دار، پرہیزگار اور صاحب علم و عرفان تھے۔ بیس سال کی عمر میں تعلیم کی تکمیل کر لی تھی۔ اس عمر میں وہ واجد علی شاہ کے دربار میں پیش ہوئے۔ اُن کا کلام سننے کے بعد واجد علی شاہ نے دو کتابیں ''ارشاد السلطان'' اور ''ہدایت السلطان'' مرتب کرنے کی ہدایت کی مگر وہ محفل جلد اُجڑ گئی۔

۱۹۵۷ء کے ہنگامے کے بعد وہ رام پور چلے گئے۔ جہاں نواب حامد علی خان امیرؔ مینائی سے اصلاح لیتے رہے اور اُن کی مالی مدد کرتے رہے۔ اُنھیں مفتی عدالت تعینات کیا گیا۔ اُن کی ایمانداری اور انصاف پسندی پورے شہر میں مشہور تھی۔ نواب حامد علی خان کا ایک خادم کسی جرم میں گرفتار ہوا۔ نواب نے چاہا وہ بَری ہو جائے۔ مگر امیرؔ مینائی نے انصاف کے تقاضوں کے تحت اُسے سزا دی۔ نواب کو دُکھ ضرور ہوا۔ مگر امیرؔ مینائی کی انصاف پسندی کی تعریف کئے بغیر نہ رہے۔

امیرؔ مینائی کو نعتیہ شاعری میں بلند مقام حاصل ہے۔ اُن کی غزل ایک سدا بہار گلدستہ ہے۔ اُن کی غزلوں میں طرز لکھنؤ کی نزاکت، مرقع کاری، ماحول کی رنگینی اور رنگ دہلی کی سادگی، دردمندی اور درویشی سب کچھ ہے۔ آخری عمر میں دکن چلے گئے جہاں ۱۹۰۰ء میں وفات پائی۔

نعت

(امیرؔ مینائی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نعت کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کے دلوں میں حضور ﷺ کی عقیدت و محبت کے جذبات پیدا کرنا۔
۳۔ طلبہ کو حضور ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کرانا۔

مشکل الفاظ: جلوہ نما ، روضہ انور ، شبِ معراج ، شاد ، مشتاق ، مَلک

نقشِ قدم ہیں آپؐ کے اختر زمین پر
کیوں کر نہ آسماں کا جھکے سر زمین پر

اس سے بھی صاف جلوہ نما ہے خدا کا نور
عرشِ بریں ہے روضۂ انور زمین پر

تکلیفِ شرع سے نہیں خالی کوئی بشر
قبضہ ہمیشہ آپؐ کا ہے ہر زمین پر

سلطاں ہیں آپؐ، بھیجے ہوئے تھے سب آپؐ کے
آئے تھے پیشتر جو پیمبر زمین پر

ہاتھوں میں اُن کے آپؐ کے بازو کا زور تھا
حیدرؓ جو کافروں سے لڑے ہر زمین پر

یہ شان تھی کہ آپؐ اٹھاتے تھے جب قدم
آنکھیں مَلک بچھاتے تھے اکثر زمین پر

تھی کس خوشی کی شب، شبِ معراجِ مصطفیٰ ﷺ
اُمت تھی شاد عید تھی گھر گھر زمین پر

تا وقتِ صبح گاہ سرِشام سے ہوئے
جاری فیوضِ خالقِ اکبر زمین پر

بس اتنی دیر میں کہ رہی گرمیِ بساط
پھر آئے لامکاں سے پیمبرؐ زمین پر

جاری ہیں بسکہ ماتمِ حضرتؐ میں میرے اشک
موتی بچھے ہوئے ہیں برابر زمین پر

مشتاق ہوں میں خاک مدینہ کا اے امیرؔ
آئے جو موت بھی تو اُسی سرزمین پر

(کلیاتِ امیرؔ مینائی)

مشق

۱۔ نعت کسے کہتے ہیں؟

۲۔ نعت کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کریں۔

۳۔ ردیف اُس لفظ یا الفاظ کو کہتے ہیں جو کسی شعر یا مصرعے کے آخر میں قافیہ کے بعد مسلسل دہرائے جائیں۔ جبکہ وہ ہم آواز، ہم آہنگ اور ہم شکل الفاظ جو مصرعے کے آخر میں ردیف سے قبل مسلسل آئیں، قافیہ کہلاتے ہیں۔ لہٰذا

(الف) اس نعت میں استعمال کئے گئے مختلف قافیے لکھیں۔

(ب) اس نعت میں کونسی ردیف استعمال ہوئی ہے؟

۴۔ اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

ملک، مشتاق، فیوض، بساط

۵۔ درج ذیل تراکیب کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

عرشِ بریں، روضۂ انور، شبِ معراج، سرِشام، خالق اکبر

۶۔ نعت کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

۷۔ غزل کے پہلے شعر کو مطلع جبکہ آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہو مقطع کہتے ہیں۔ اس نظم کے مقطع میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

سرگرمی

۱۔ دو اور نعتیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

۲۔ کلاس میں ترنم کے ساتھ بچوں سے نعت سنوائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اُستاد طلبہ کو بتائیں کہ ایسی نظم جس میں حضور ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو نعت کہلاتی ہے۔

۲۔ اُردو ادب میں نعت گوئی کی روایت سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

۳۔ اُردو ادب میں امیر مینائی کے مقام خصوصاً نعت گوئی کی حیثیت سے طلبہ کو آگاہ کریں۔